یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز مطبع اہل حدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

(۲۰)

اہلحدیث

نمبر ۳

شرح قیمت

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ عہ
والیان ریاست سے " للعہ
روساء و جاگیرداروں سے " للعہ
عام خریداروں سے " عہ
غیر ممالک سے " ۶ شلنگ
" " ششماہی ۳ شلنگ
انڈیا والوں سے " عہ

اجرت اشتہارات

اشتہارات کا نرخ بذریعہ خط و کتابت فیصل ہو سکتا ہے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے۔
(۳) نامہ نگاروں کے مضامین بشرط پسند مفت درج کئے جاوینگے۔

امرتسر - یوم جمعہ مورخہ ۱۱ ذی قعد ۱۳۲۴ھ ہجری المقدس مطابق ۲۸ دسمبر ۱۹۰۶ء عیسوی

سراج الاخبار جہلم کا دخل در معقول

سراج الاخبار ایک دیرینہ

اخبار ہے - اسمیں عموماً ملکی خبریں ہوا کرتی ہیں - مگر کبھی کبھی اپنی لیاقت سے باہر ہوکر کوئی مذہبی مضمون بھی لکھ دیتا ہے تو چونکہ اس میدان کا شہسوار نہیں ہے حسب دستور ٹھوکروں پر ٹھوکریں کھایا کرتا ہے۔ خصوصاً اہلحدیث اور اہلحدیث کے مذہب کے متعلق اسنے جب کبھی کچھ لکھا تو ہم نے اسے معمولی ناواقفی یا مذہبی تعصب پر مبنی جانکر کبھی نوٹس نہیں لیا - مگر آج جس مضمون کا ہم ذکر کرینگے وہ چونکہ اس کی طرف سے حد کو پہونچکر آگے گذر گیا ہے کہ اسی کے حوالہ سے بعض ہندو اخبارات میں جا پہونچا - لہذا مناسب سمجھا گیا کہ اسے کچھ تنبیہ کیجائے کہ ذرہ سنبھل کر چلا کرے مسائل شرعیہ میں دخل دینا انہیں کو زیبا ہے جنہوں نے اپنی عمر کا کچھ حصہ باقاعدہ دینی علوم کی تحصیل پر نہ صرف خرچ کیا ہو بلکہ ساتھ ہی خداداد فہم و فراست بھی رکھتے ہوں سہ کلاہ خسروی و تاج شاہی * بہر کل کے رسد حاشا و کلا

بہر حال سراج الاخبار کا مضمون یہ ہے:-

"مفقود الخبر کی عورت" کوئی صاحب وطن مورخہ ۲۶ اکتوبر ۱۹۰۶ء میں استفسار کرتے ہیں کہ ایک مسلمان عورت نے خاوند کے دس سال تک پتہ نہ ملنے پر دوسرا نکاح کر لیا - نکاح سے پانچ سال بعد پہلا خاوند آگیا - اب وہ کس کی عورت ہوئی - عورت کو دوسرے خاوند سے بھی تعلق خاطر ہو گیا تھا - لیکن پہلے خاوند کی محبت انکے دل میں بہت زیادہ ہے * اس استفسار کو دیکھکر ہمیں غیر مقلدین حضرات کے ایک فتووں پر سخت افسوس ہوا ہے کہ چند سال خاوند مفقود الخبر رہا انہوں نے عورت کو دوسری جگہ عقد کرنے کا فتویٰ دیدیا - صورت [illegible] مفتیوں کو شرم آئیگی - یہ قباحت کبھی پیش [illegible] کے فتویٰ پر عمل کیا جاتا جو کہ جبتک یقینی وفات کی خبر نہ پہنچے یا نوے سال نہ گذریں عورت کو دوسری جگہ عقد کی اجازت نہیں دیتے - ایسی صورتیں کئی جگہ پیش آتی ہیں کہ کوئی شخص باہر کہیں سفر میں گیا اور بعد چند سال انکی عورت کسی غیر مقلد مفتی سے فتویٰ لیکر دوسرے خاوند کے گھر جا بیٹھی جب پہلا خاوند آگیا تو اپنی عورت دوسرے کی بغل میں دیکھکر رونے لگا - مجبوراً عدالت میں جانا پڑا - اور کتنی مدت تک عدالت کو انکی تحقیقات میں ناحق وقت ضائع کرنا پڑا - آپ خیال کیجئے صورت مستفسرہ میں عورت کا مرد مفقود الخبر آگیا ہے - عورت کو اسے دیکھکر دیرینہ تعلق یاد آگیا ہے اور اسکا دل چاہتا ہے کہ اپنے اصلی خاوند کا گھر آباد کرے - لیکن دقت یہ ہے کہ دوسرا

ahmadimuslim.de

تاہمی خاوند بھی بلا وجہ بے درمان کیطرح گھکے کا نہ رہیگا رہتا ہے وہ اُسکو جانے نہیں دیتا ہیچاری کس مشکل میں پھنس گئی۔ اب امام مالک کے قول کے مطابق جو چار سال تک مرد کے مفقود رہنے پر تفتنا کا فتوے دیتے ہیں) یہ عورت پہلے خاوند کو نہیں ملسکتی۔ اصلی خاوند جیتے جاگتے اپنی عورت غیر کے ہاتھ میں دیکھکر صبر سے مارے بغیر کیسے چھوڑ سکتا ہے۔ ضرور ہے کہ عورت کے دونوں خاوندوں میں اکھاڑہ جمیگا۔ یا تو باہمی ڈنڈا چلاکر ایک دوسرے کا سر توڑینگے یا عدالت میں مقدمہ لڑائینگے۔

عدالت بھی مجبور ہوگی کہ کس کو عورت اور کس کو جواب دے۔ یہ ساری عبرناک مشکل حنفی کی ہے جس نے جلد بازی سے ایسا فتویٰ دیا۔ اس استفسار کے متعلق ہمارا جواب تو یہی ہے کہ عورت پہلے خاوند کو ملیگی اور بموجب حنفی مذہب کے دس پندرہ سال گم رہنے سے اُسکی عورت کو طلاق نہیں ہوئی۔ نہ عقد ثانی درست ہوا ہے۔ دوسرے خاوند نے اتنے سال مفت بدکاری کی اور گناہ حاصل کیا۔ عورت کا بازو بیشک اُسکو اصلی خاوند کو دیا جائے۔ امید ہے کہ ایسے واقعات سے ایسے جلد باز مفتی خصوصاً غیر مقلدین عبرت حاصل کرینگے۔ (اخبار مذکور ۸ نومبر)

ناظرین! اڈیٹر صاحب کی شوخی دیکھئے۔ کہ خود ہی مانتے ہیں کہ امام مالک کا یہ مذہب ہے کہ چار سال مفقود الخبر کا انتظار کرکے عورت نکاح ثانی کر سکتی ہے اور امام مالک ائمہ اربعہ میں سے ایک بڑے پایہ کے امام ہیں مگر پھر کس شوخ چشمی سے لکھتے ہیں

کہ نہ عقد ثانی درست ہوا۔ دوسرے خاوند نے اتنے سال مفت بدکاری کی اور گناہ حاصل کیا۔ جسکے یہ معنی ہیں کہ امام مالک نے زناکاری کا فتویٰ دیا اور امام مالک کے اس فتوی پر عمل کرنیوالے علاوہ اڈیٹر کے نزدیک زانی ہیں۔ (بقیہ)

اڈیٹر صاحب! آئیے میں آپ کو ایسے لوگوں کی ملاقات کراؤں جو امام مالک کے اس فتویٰ پر عمل کرنے کو کہتے ہیں۔ بلکہ امام مالک نے بھی یہ فتویٰ انہی سے سیکھا ہے۔ آپ جانتے ہونگے مسلمانوں میں خلیفہ دوم گذرے ہیں جنکا نام نامی حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہے ان حضرت کا فیصلہ سنئے!

امرأة المفقود تربص اربع سنين ثم تعتد اربعة اشهر وعشرا ودليله مالك والشافعي (یعنی مفقود الخبر کی بیوی چار سال تک انتظار کرے اس کے بعد قاضی کے حکم سے اسکو حکماً مردہ قرار دیا جائے) اور عورت چار ماہ دس روز عدت گذار کر نکاح ثانی کرے)۔

اور سنیئے! علامہ زرقانی شرح موطا میں لکھتے ہیں۔ وروی نحوہ عن عثمان وعلی وقال به من الصحابة عليه وابن عباس وابن عمر رضي الله عنهم وعليه جماعة من التابعين۔ یعنی حضرت عثمان اور حضرت علی کا بھی یہی مذہب ہے۔ بقول بعض تمام صحابہ کا اسپر اجماع ہے اُنکے زمانہ میں اُنکا کوئی مخالف نہیں پایا گیا اور ایک جماعت تابعین کا بھی یہی مذہب ہے۔

اڈیٹر صاحب! بتلائیے! یہ کون لوگ ہیں۔ انکو اس فتوے پر عمل کرنیوالا کہنا ہے اور یہ کون! بقول چھوٹا منہ بڑی بات۔ کہہ دیجئے کہ سب ہی ہیں۔

ذرہ آپ کو آپ ہی کے گھر کا بھیدی کا پتا ۔ وہ ہدایہ شرح وقایہ وغیرہ دیکھئے جو امام مالک کے اس فتوی پر عمل کرنے کو جائز بتلاتے ہیں۔

اور سنئے! ہندوستان کے فخر الحنفیہ مولانا عبدالحی مرحوم لکھنوی بھی یہی فتوی دیتے ہیں دیکھو انکا شرح وقایہ اور مجموعہ فتاوی وغیرہ اور سنئے حضرت مولانا مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ بھی اس فتویٰ پر عمل کرنا جائز بتلاتے ہیں کہئے! یہ لوگ بھی آپکے نزدیک وہی ہیں جو اس فتویٰ پر عمل کرنے والا آپ کے نزدیک ہے؟

واللہ۔ اگر کوئی شیعہ یہ بات کہتا تو نازیبا نہوتا کیونکہ اس فتوٰی کی بنا فیصلہ فاروقی پر ہے۔ مگر تعجب تو یہ ہے کہ ایک سُنی کے منہ اور قلم سے یہ الفاظ نکلیں یا للعجب و ضیعة الادب۔

اڈیٹر صاحب! کیا تم لوگ ہی تھے جو کہا کرتے تھے کہ غیر مقلدین اماموں دین کو بُرا کہتے ہیں اور بزرگان اسلام کی توہین کرتے ہیں۔ مگر افسوس کہ اس بے جاتہمت کی سزا تم لوگوں کو آج یہ ملی کہ اماموں کو چھوڑ تم صحابہ کرام کی شان میں گستاخ الفاظ لکھنے لگ گئے

دیدی کہ خون ناحق پروانہ شمع را * چنداں اماں نداد کہ شب را سحر کند

آپکو یہ بھی معلوم نہیں کہ اصلی موت کے علاوہ ایک حکمی موت بھی ہوتی ہے۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ ایک شخص مرتد ہوکر دار الحرب میں چلا جاوے تو قاضی اسکو حکماً مُردہ جانکر اسکا مال تقسیم کردیگا اور اسکی بیوی نکاح ثانی کر سکتی ہے۔ لیکن اگر پھر وہ مسلمان ہو جائے تو کیا آپ یا آپکے شہر کے کوئی جونپوری قاضی اس عورت کا بازو اس مرتد نو مسلم کو دوبارہ دلوا دیگا (ذرہ ہدایہ وغیرہ باب المرتدین کو ملاحظہ کرلینا اور پھر جواب دینا) ہرگز بازو اسکو نہ ملیگا۔ تو کیا اسوقت آپکا یہ کہنا منسوخ ہو جائیگا کہ یہ عورت کس سے دیکھکر دیرینہ تعلق یاد آیا ہے اور اسکا

... جلد اول عمر ... جلد دوم عمر ... (ملنے کا پتہ) ...

دل چاہتا ہے کہ اپنے اصلی خاوند کا گھر آباد کرے۔ لیکن دقت یہ ہے کہ دوسرا عارضی خاوند بھی بلائے بے درمان کیطرح گلے کا ہار ہو رہا ہے۔" آنچہ بخود نہ پسندی بدیگراں مپسند

پیارے ایڈیٹر! اگر تم یہ عذر لیکر قاضی صاحب کی عدالت میں جاؤ تو گو وہ جونپوری کا شی ہی ہو تاہم وہ آپکو فوراً لفظی انعام دلوا کر انتظار گاہ میں پہونچا دے۔ افسوس۔

پھر آپنے حنفیوں کا مذہب نوے سال کا بھی پیش کیا ہے۔ تعجب ہے کہ آپ اس روشنی کے زمانہ میں بھی وہ باتیں کرتے ہیں جو مسجدوں کے حجروں میں کرنے کے قابل ہیں۔ بتلائیے اگر پچیس برس کی عمر میں عورت کا خاوند گم ہوا۔ اب وہ نوے سال تک انتظار کرکے جوانی کی عمر گذار کر کہیں ایک سو پندرہ سال کی عمر کو پہونچی (دنیا سے بلکہ پہونچ جاتی) تو ایسی نوجوان دلہن کو قبول کون کریگا؟ اور وہ بیوی پیر نکاح کس غرض سے کریگی؟ واللہ۔ ایسی دلہن کی شادی میں تو ضرور ہی شریک ہونا چاہئے جو ؎ شبے مانند قبر دیگر نمو مانندکی مصداق ہو۔

ہمارے خیال میں تو ایسی دلہن کو نیوگ کی اجازت دلوا دیجائے تو بہتر ہو۔

افسوس ہے اس قوم کے فتووں پر جنکی الہامی کتاب کی تعلیم تو یہ ہے عَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ (عورتوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ) لَا تُضَارُّوهُنَّ لِتُضَيِّقُوا عَلَيْهِنَّ (عورتوں کو تنگ کرنے کیلئے تکلیف نہ دو)

عیسائی گورنمنٹ نے اس مسکینہ پر رحم کیا کہ سات سال بعد نکاح کرنے کو جائز قرار دیا مگر ہمارے مسلمان۔ مسلمان بھی ایسے ویسے نہیں بلکہ ایسے مسلمان جنکا دعویٰ ہے کہ اسلامی آبادی میں ہمارا نمبر سب فرقوں سے زیادہ ہے وہ اس مسکینہ کو نوے برس کوئی ایک سو بیس برس انتظار کرنے کا حکم دیتے ہیں۔

حالانکہ صحابہ کے زمانہ میں چار سال پر فیصلہ ہو چکا ہے۔ سچ ہے ؎

فریفتہ جو ہنسی پیمان توڑے * وہ بیچارے کے سب اہل غرض جوڑے

اہل حدیث کی قدردان ایسے چاہئیں

بارہا عرض کیا گیا اور کہا جاتا ہے اور کہا بھی جاویگا۔ کہ اہلحدیث کے قدردان اسکی اشاعت پر جبتک کمر ہمت نہ باندھیں اخبار کا چلنا مشکل ہے۔ مگر افسوس اور خوشی دونوں ہیں۔ خوشی تو یہ ہے کہ احباب اس طرف متوجہ ہوتے ہیں افسوس یہ ہے کہ بہت کم ہوتے ہیں۔ آج ایک قدردان کا خط درج کرتے ہیں۔ خدا کرے۔ اہلحدیث کے تمام قدردان ایسے ہی ہوں جیسے یہ ہوں۔

ڈاکٹر نبی محمد صاحب از ہردوئی تحریر فرماتے ہیں۔

"جناب مولانا صاحب۔ السلام علیکم۔ کیسا وہ دن خوشی کا ہوگا جب میں اپنے پیارے ہفتہ وار پرچہ اہلحدیث کے نمبر ہزاروں پر دیکھونگا۔ میں اسوقت سے کوشاں تھا جبکہ مجھکو حضور سے نیاز حاصل ہوا تھا۔ کہ کچھ خریدار تلاش کروں اکثر سے تحریک کی مگر ناکامی ہوئی۔ اب ایک صاحب کو یقینی آمادہ کر لیا ہے اور انہوں نے اجازت دی کہ میں حضور سے وی پی ایل کیواسطے گذارش کر دوں۔ براہ نوازش پتہ ذیل پر ایک پرچہ روانہ فرمائیے۔

تھانہ بینی گنج ضلع ہردوئی۔"

جناب مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی نے

ایک مسئلہ بیان کیا تھا کہ اگر خدا تعالیٰ نیک بندوں کو جنت میں اور بدوں کو جہنم میں نہ ڈالے تو یہ اسکا ظلم ہوگا۔ حافظ محمد یوسف صاحب پنشنر جو مولوی صاحب مذکور کا درس قرآن سنا کرتے تھے۔ گو وہ خود تو عالم نہیں مگر بڑے بڑے علماء کی صحبت میں رہے ہوئے ہیں حضرت عبداللہ صاحب غزنوی حضرت میاں صاحب مرحوم دہلوی۔ نواب صاحب بھوپال۔ شیخ عبداللہ مرحوم وغیرہ حضرات کی صحبت سے مستفیض ہونے کی وجہ سے انہوں نے اس مسئلہ کی تحقیق کرنے کیلئے علماء کرام کی خدمت میں سوال کیا۔ کہ کیا یہ عقیدہ صحیح ہے۔ اس پر علماء کرام کے جو جواب آئے انکو حافظ صاحب نے رسالہ کی صورت میں شائع کر دیا۔ جو حافظ صاحب ہی سے مقام امرتسر کٹڑہ جہاں سنگھ ملتا ہے۔ علماء نے اس مسئلہ کو بڑی حقارت سے سنا کسی نے معتزلی کا حکم اسپر لگایا کسی نے ضلالت کا۔ بعض اس سے بھی آگے بڑھ گئے انہوں نے یہانتک لکھ دیا کہ اس قائل کو تجدید اسلام کرنی چاہئے۔ خیر یہ تو جو ہوا سو ہوا۔ اسی قضیہ میں خاکسار بھی دانہ میں گھن کیطرح پسنے لگا یعنی مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی نے بذریعہ اشتہارات اور اخبارات کے (دیکھو اخبار اہل فقہ ۷ دسمبر) دو مختلف بیان شائع کرانے شروع کئے۔ ایک تو یہ کہ حافظ محمد یوسف چونکہ مرزائی تھا اس نے وہ پیچ ہم سے نکالا۔ دوم اس میں ثناء اللہ والے فتوے اربعین غزنویہ کا بدلہ لیا گیا ہے۔ ہم نہیں سمجھ سکتے کہ اسقدر متضاد باتیں کیوں بنائی جاتی ہیں حافظ محمد یوسف اگر مرزائی تھا تو اسکو ثناء اللہ سے کیا ہمدردی کہ مطاعین کا بدلہ لیتا۔ اربعین تو ثناء اللہ کے برخلاف لکھی گئی تھی پھر کیا حیثیت مرزائی ہونے کی حافظ محمد یوسف کو جیسا غزنویوں سے پیچ ہونا تھا مجھ سے نہ ہوتا۔ ۱۷-۱۰ اگست سنہ کے پرچہ اہلحدیث میں حافظ موصوف کا سوال بخدمت علماء کرام چھپا۔ تو

ahmadimuslim.de

۲۹ کو حافظ صاحب نے ایک پوسٹ کارڈ مجھ کو لکھا جو میری پاس موجود ہے اُس میں حافظ صاحب لکھتے ہیں کہ جب سے آپکے اخبار میں میرا سوال شائع ہوا ہے مولوی عبدالجبار صاحب کو بہت صدمہ ہوا۔ کیونکہ اُنکو میرے ساتھ زیادہ تعلق تھا مجکو بھی اُنکو صدمہ سے صدمہ ہوا۔ کیونکہ وہ متبع قرآن وحدیث ہیں اگرچہ مائل تقلید ہیں پھر بھی غنیمت ہیں۔ مگر آپکی تفسیر نے زمین فسادڈالدیا۔ اتفاق سے میرا سوال آپکے اخبار میں چھپ گیا الخ اس تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ حافظ محمد یوسف کو انسے کیا نسبت اور تعلق ہے۔ اور وہ کہاں تک میری طرف سے بدلہ لے سکتا ہے علاوہ اسکے اس کہنے سے کیا ہو سکتا ہے۔ محمد یوسف مرزائی ہو یا شناءاللہ کوئی ہو۔ بات تو صرف یہ ہے کہ آپنے یہ فتویٰ صادر کیا ہے یا نہیں۔ اگر آپکا یہ اعتقاد نہیں تو کچھ شک نہیں کہ یہ محض افترا ہوگا۔ لیکن اگر آپکا یہ اعتقاد ہے کہ درصورت مذکورہ خدا ظالم ہوگا جیسا کہ آپکے اشتہارات اور دیگر مضامین سے ظاہر ہوتا ہے۔ تو پھر کسی کا مرزائی ہونا یا عیسائی ہونا آپکو کیا فائدہ دیسکتا ہے۔ علماء نے جو جواب دیا ہے۔ اس اعتقاد پر دیا ہے اور جواب میں یہ شرط نہیں کہ پوچھنے والا کون ہو۔

اب اصل قصہ جلد بتلاتا ہوں سوالله علی ما اقول شہید۔ حافظ محمد یوسف صاحب نے جب یہ مسئلہ مولوی عبدالجبار صاحب سے سنا تو ایک سوال لکھکر میرے پاس لایا جس میں لکھا تھا کہ ایسا شخص اہل سنت ہے یا اہل سنت سے خارج۔ یہ سوال جناب منشی برکت علی صاحب پلیڈر لودہانوی نے حافظ صاحب کی طرف سے بھیجدیا تھا۔ منشی صاحب اتفاقاً کہیں حافظ صاحب کو ملگئے تو انہوں نے بوجہ محمد صاف نہیں کے ہاتھ بھیجدیا۔ تو میں نے فوراً کہا کہ دخل خارج کرو کا دفتر میرے ہاں نہیں ہے یہاں تک کہ میں نے وہ سوال پورا پڑہا بھی نہیں آخر منشی صاحب موصوف نے لودہانہ سے وہ سوال حافظ صاحب کو واپس کیا۔ پھر حافظ صاحب خود دفتر اہلحدیث میں آئے تو یہی سوال کرنے لگے۔ میں نے یہی جواب دیا کہ ایسی عقیدہ کی نسبت بیشک مجھ سے پوچھ لو۔ مگر اس عقیدہ کیوجہ سے میں یہ حکم لگا دوں کہ مولوی عبدالجبار صاحب اہل سنت سے خارج ہیں یا داخل۔ یہ میرے اختیارات سے باہر ہے۔ کیونکہ داخل خارج کا رجسٹر میرے ہاں نہیں چنانچہ بہت کچھ سلسلہ گفتگو کے بعد وہ سوال حافظ صاحب نے لکھا یا جو ۸ اگست کے اہلحدیث میں چھپ چکا ہے۔ ناظرین دیکھ سکتے ہیں کہ میں نے جواب میں کوئی لفظ داخل خارج کا نہیں لکھا ہے۔ نہیں معلوم مولوی عبدالجبار صاحب اپنے غلط عقیدہ سے جو صریح حدیث نبوی کے خلاف ہے تو رجوع نہیں کرتے۔ اور مجھکو کیوں بدنام کرتے ہیں کہ اربعین کا بدلہ لینے کو یہ کارروائی ہوئی ہے۔

گو مجھکو ایسی فتویٰ بازیوں سے دلی نفرت ہے اور میں حتی المقدور کسی مسلمان پر کسی قسم کا فتویٰ نہیں لگایا کرتا۔ لیکن حدیث نبوی کی تصدیق کو کوئی روک نہیں سکتا حضور نے فرمایا کہ جو کوئی شخص کسی پر محض حسد سے کوئی ناجائز الزام لگائے مرنے سے پہلے وہ بھی اُسی الزام سے ضرور ہی آلودہ ہوگا۔ حضرات غزنویہ نے خاکسار پر معتزلہ کا الزام لگایا تو غیرت خداوندی سے مولوی عبدالجبار صاحب کو مع تمام متعلقین کے یہ دن دیکھنا نصیب ہوا کہ اونہیں الفاظ میں انہی علماء نے انپر وہی فتویٰ معتزلی کا لگا دیا جسکی وہ میرے حق میں کوشش کر چکے تھے ؂

دیدی کہ خونِ ناحق پروانہ شمع را + چنداں اماں نداد کہ شب را سحر کند

ہاں میرا یہ قصور شاید ہو کہ حافظ محمد یوسف کے ایک دو خود سوال یا اطلاع اخبار میں چھپی ہے۔ مگر جو لوگ اخباری مذاق سے واقف ہیں وہ مجھکو اسمیں بھی معذور کہیں گے کہ ایسے اعلانات اخباروں میں مجبوری ہی درج کیے جاتے ہیں۔ علاوہ اسکے جب حافظ موصوف کی اطلاع نکلنے کے بعد مولوی عبدالجبار صاحب کیطرف سے دستخطی عبدالحق سیاالکوٹی میرے نام ایک رقعہ آیا کہ یہ مضمون بھی درج کرا دو میں نے کہا بہتر ہے اگر وہ لکھو بھیجدیں۔ لیکن انہوں نے خود ہی نہ بھیجا۔

اب میں اس اپنی رام کہانی کے بعد حافظ محمد یوسف صاحب کا ایک خط درج کرتا ہوں جس سے اصل حال بخوبی کہل جائیگا۔ وہ یہ ہے:۔

کھلا خط

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بخدمت بابرکت کرم معظم مولوی عبدالجبار صاحب۔ السلام علیکم۔ میں آپکے والد صاحب مرحوم کا سچا خادم وجانثار رہا ہوں۔ یہ عاجز اُنکی ولایت کا مصدق ہے۔ مولوی عبداللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اکثر کاموں میں میرے مشورہ پر عمل کرتے تھے۔ غرضیکہ وہ مجھکو اپنی اولاد سے بھی زیادہ خیرخواہ رفیق سمجھتے تھے اور یہ بات سب کو معلوم ہے۔ یہ خادم آج تک آپکا بھی ویسا ہی مخلص ہے۔ قسم ہے اللہ پاک کی مجکو آپکی نسبت کوئی خیال حسد وعداوت کا نہیں گذرا۔ اور آئندہ بھی دعا کرتا ہوں کہ خداوند کریم میرے اس خیال کو قائم رکھے۔ ہاں البتہ مسائل دین میں کسی کا مقلد نہیں ہوا اور انشاءاللہ آئندہ ہونگا۔ مسائل دین میں اول اللہ ورسول۔ دوم اصحاب رضی اللہ عنہم۔ سوم ائمہ مجتہدین۔ چہارم جمہور علماء صالحین کا ماننے والا ہوں جب سے آپنے بعد ترجمہ کے یہ لفظ فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ

نقشہ اہل ... [illegible] ... قرآن شریف کی فضیلت ... [illegible]

مجرموں کو سزا نہ دیگا تو ظالم ہوگا۔ اس کلمہ کو سنکر مجھ کو سخت حیرانی پیدا ہوئی۔ اور دل میں یہ خیال آیا کہ یہ کلمہ اللہ پاک کی ذات میں سخت گستاخی کا ہے۔ اگرچہ میں محض اُمّی و بے علم آدمی ہوں۔ مگر میرے دل میں سخت تشویش پیدا ہوئی کیونکہ میں نے کبھی کسی عالم سے ایسا کلمہ نہیں سنا اور نہ خود نعوذ باللہ نام ذات باری میں اس نام کو پایا۔ پھر میں نے بعض دوستوں کی معرفت آپ سے دوبارہ سہ بارہ دریافت کیا پھر بھی آپنے وہی کہا۔ پھر میں نے مولوی احمد اللہ صاحب و حکیم ابو تراب محمد عبد الحق سے دریافت کیا تو انہوں نے تعجب کیا اور کہا کہ یہ عقیدہ اہل سنت و جماعت کا نہیں ہے۔ پھر آپنے دوسرے روز اور زیادہ وضاحت و تشریح سے فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ نیکوکاروں کو جنت میں داخل نہیں کریگا تو ظالم ہوگا۔ اور اس کلمہ کو بہت مرتبہ واضح کر کے بار بار سُنایا۔ پھر میں نے آپکے بھائی مولوی عبد الرحیم صاحب اور آپکے دیگر شاگردوں سے تحقیق کیا۔ تو سب نے آپکے کلام سے اتفاق کیا اور یہی کہا کہ تمام علماء اہل سنت و جماعت کا یہی مذہب ہے۔ اسواسطے مجھکو ناچار ہوکر علماء کرام سے استفسار کرنا پڑا۔ تاکہ مسئلہ کی تحقیق ہو جاوے اور عام مسلمانوں کو فائدہ پہونچے۔ جو کچھ علماء کیطرف سے جواب آیا تو انکو چھپوا کر شایع کیا جاتا ہے۔ میری یہ کارروائی محض بہ نیت اخلاص و خدمت دین کے ہے نہ کہ آپکی عداوت و حسد سے۔ جیسا کہ آپ اور آپکے متعلقین و مقلدین خیال کر رہے ہیں اور مجھکو مرزائی وغیرہ کہتے ہیں۔ لیکن مجھکو کچھ پرواہ نہیں ہے ؎

آنرا کہ حساب پاک است از محاسبہ چہ باک

محمد یوسف بقلم خود

میں یہ نوٹ نہ لکھتا۔ مگر مولوی عبد الجبار صاحب نے اس قصہ کو ناحق اشتہارات اور اخبارات میں میری طرف نسبت کرنا شروع کیا۔ اسلئے مجھے بھی اصل حال عرض کرنا پڑا ؎

دل ہی تو ہے نہ سنگ و خشت درد سے بھر نہ آئے کیوں؟
روئیں گے ہم ہزار بار کوئی ہمیں ستائے کیوں؟

ابو الوفاء

تفسیر ثنائی چہار جلد۔ یہ تفسیر اپنی طرز تحریر میں بالکل نرالی ہے۔ ساتھ ساتھ مخالفین اسلام کے اعتراضات کے مدلل و معقول جواب بھی ایسے طرز سے عقلی و نقلی دئے گئے ہیں کہ بایدو شاید قیمت مع محصول ہے۔

اوجھیانی میں آریوں کی ہار اور اُسپر بازاری اخبار مسافر آگرہ کی چیخ پکار

(از نامہ نگار)

اوجھیانی ضلع بدایوں میں جو انجمن اسلامیہ کا جلسہ بتاریخ ۱۷ لغایت ۱۹ اکتوبر ۱۲ء ہوا تھا اور جسمیں علماء اسلام ذو الکرام مولوی فاضل مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری۔ مولوی عبد المجید صاحب دہلوی۔ مولوی ابو رحمت صاحب میرٹھی۔ بابو عبد العزیز صاحب میرٹھی۔ بابو عبد العزیز صاحب نومسلم و شیخ عبد السلام صاحب نومسلم وغیرہ نے تین روز تک اپنی پُرزور اور مدلل تقریروں سے اسلام کی حقانیت اور دیگر مذاہب باطلہ و ناریہ مثل فرقہ آریہ وغیرہ کی تردید کی تھی۔ اگرچہ اسکی کل کیفیت ناظرین والا تمکین اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۶ اکتوبر ۱۹۱۲ء میں ملاحظہ کر چکے ہیں۔ مگر اب جو ۳۰ اکتوبر سنہ حال کا آگرہ کا بازاری اخبار مسافر آیا ہے جسمیں بیچارے اڈیٹر لالہ بھوجدت نے تعلیم وید اور ہی کچھ رنگ لایا ہے۔ یعنی مولانا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) امرتسری نے آخر روز جلسہ کچہری میں نہایت افسوس کے ساتھ یہ فرمانے کے بعد کہ گو ہم تین روز سے متواتر اسلام کی حقانیت اور آریہ سماج کا بطلان ثابت کر رہے ہیں۔ مگر افسوس کہ آریہ دوست ہمسے کچھ ایسے شرمائے ہوئے ہیں کہ مقابلہ پر نہیں آتے۔ اور مباحثہ سے ڈر رہے ہیں اور جو بیچارے کسی کے کہنے سے سامنے آتے ہیں تو وہ ایسا طریقہ زبان پر لاتے ہیں کہ گویا صاف بحث سے جھجکاتے ہیں۔ اور اس سے گھبراتے ہیں کہ کہیں تار عنکبوت وید نہ ٹوٹ جاوے اور آریہ سماج کے دعووں کی ہانڈی نہ پھوٹ جائے۔

آریہ سماج کے مفتخر بیچارے لالہ مسافر جی کی جبلی عادت اور بددیانتی کا اظہار اسطرح کیا تھا کہ میں آپ لوگوں نے دیکھ لیا کہ ہم نے تین روز تک متواتر آریوں کو رفع شک کے لئے بلایا اور کوئی آریہ مقابلہ پر نہ آیا۔ اور جو آیا تو ایسا کچھ گھبرایا۔ ایسا کچھ چکرایا کہ مذہبی سوالوں میں بھاگ نکلا۔ جس سے ڈال جہاں کر نکلا۔ اور اب جو ہمارا جلسہ اسلامیہ ختم ہو چکا ہے لہذا ہم کل چلے جائینگے۔ مگر ہمارے دوست آگرہ کی بازاری اخبار کا اڈیٹر اپنے خانہ زاد اخبار مسافر میں یوں چھاپے کہ ثناء اللہ بھاگ گیا۔ وہ اس فقرہ کو پرانی طرح سے اپنے مذہبی تعصب کا بخار نکالتا ہے۔ پبلک کو مغالطہ میں ڈالتا ہے۔ کہیں کہتا ہے کہ مولوی فاضل مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری میرے مقابلہ سے بھاگ گئے۔ کہیں کہتا ہے کہ مولوی صاحب موصوف جب مجھے دیکھکر کرسی سے پھرپھرا کر کھڑے ہوئے تو وہ بسم اللہ کہنا بھی بھول گئے۔ غرضکہ تمام مضمون

ahmadimuslim.de

بھی کوشش کرتا ہو۔ اسی لئے میں کہتا ہوں کہ آریہ سماج کے چہرہ سے یہ ندامت کا داغ دور ہو جاتا۔ آریہ سماج جیسا مشہور ہو جاتا ہے۔ و اور یہی نیوگ بلایا جاتا ہے وہ حق بجانب [illegible] کہ آریہ دھرم کے منہ سے یہ [illegible] کا داغ ہمیشہ جاتا رہے۔ اور تازہ ثبوت میں یہ بات پیش [illegible] مگر ہاں [illegible] جو سر پر چڑھ بولے۔

گو بوجہ جنگ [illegible] برگ باران دیدہ اڈیٹر [illegible] رسالہ [illegible] کام میں لایا اور جب بعد ختم جلسہ انجمن [illegible] علماء اسلام [illegible] رخصت ہو گئے تو اپنے خانہ زاد اخبار مسافر [illegible] ۳۰ اکتوبر [illegible] میں یہ [illegible] راقم بھاگ گیا [illegible] کہیں [illegible] پیچھے میں تنہا رہ [illegible] عقل تو نہیں ماری گئی۔ بقول لیکھ رام

کہیں بہت تو نہیں [illegible] جواب [illegible] کی بات کرو یا دہ خوا [illegible] اور اپنے باپ دادا کو تناسخ کے چکر میں [illegible] گدھ۔ گھوڑا بنانیوالے اور اپنی استریوں کو دس دس منشوں سے نیوگ کرانے والو۔ تو [illegible] کی نسبت یہ کہتا ہے کہ وہ تیرے مقابلہ سے بھاگ گئے اور یہ اتنی جلدی بھول گیا کہ جب مولوی عبدالمجید صاحب دہلوی اور مولوی ابو [illegible] صاحب [illegible] تیرے پاس مباحثہ کا رقعہ لیکر گئے تو تو منہ کھولکر رہ گیا اور یہی کہ گیا۔ کہ میں آپ سے مباحثہ نہیں کرتا۔ میں مولوی ثناء اللہ امرتسری وہابی سے مباحثہ کرونگا۔ تجھکو خبر نہیں کہ اسلام میں خواہ کتنے ہی فرقے ہو جائیں خواہ کتنی ہی پارٹیاں بنجائیں مگر تیری سرکوبی کے لئے دہلوی۔ امرتسری۔ میرٹھی۔ لو [illegible] [illegible] (دیگر گلابی) سب ایک ہیں۔ افسوس کہ لالہ جی اپنا گھر شیشوں کا بناکر دوسروں پر پتھر پھینکتے ہیں۔ ورنہ بہتر تو یہ تھا کہ لالہ جی پہلے اپنے گھر میں جا کر دیکھتے کہ کیا ہو رہا ہے۔ یہ کون نیوگی بابو انکی پیاری استری کے ساتھ بستر استراحت پر سو رہا ہے۔ بھلا لالہ جی یہ کونسی عقلمندی کی بات ہے کہ غیر سے تخم لیکر اولاد جنکو آسمانی تعلیم بتایا جاتا ہے۔ اور غیر کا نطفہ اپنے مال و متاع کا وارث بنایا جاتا ہے۔ لالہ جی ایسی تمہارے ساتھ تمہارے پرمیشور کی بھی عقل تو نہیں جاتی رہی ہے جو وہ ایسی بیہودہ باتیں کرتا ہے اور پھر خدائی کا دم بھرتا ہے۔ لالہ جی کیا تم دعوی کر سکتے ہو کہ تمہارے پرمیشور کی عقل کامل ہے۔ ہرگز نہیں اور اگر بالفرض دعوی کرو تو تمہارا دعوی غلط۔ کیونکہ اگر تمہارے پرمیشور کی عقل کامل ہوتی۔ تو رول تو دہ غیر سے نطفہ لینے والوں کو [illegible] اور [illegible] دس دس [illegible] کی اجازت دیتو

کو کبھی آسمانی تعلیم نہ بتاتا۔ دوسرے چار وید نازل کر کے بھی جہالت نہ جتاتا۔ کیا اس وہ یہ ماننا کو جو علیم کل کے نام سے مشہور ہے کہ پہلے وید کے الہام کے وقت اُسکی کمی کا علم نہ ہوا تھا جس کو اس نے دوسرے وید کے ذریعہ سے پورا کیا اور کیا دوسرے وید کے الہام کے وقت بھی اُس کو اُس تیسرے وید کی کمی کا علم نہ ہوا جس کو اس نے تیسرے وید کے ذریعہ سے پورا کیا اور کیا پھر تیسرے وید کے الہام کے وقت بھی اُس کو اس کی کمی کا علم نہ ہوا جس کو اس نے ایک چوتھے وید کے ذریعہ سے پورا کیا۔ اور پھر اس کا کیا ثبوت ہے کہ اب اُن چاروں ویدوں میں کمی نہیں کیونکہ ممکن ہے کہ جس شخص نے تین دفعہ غلطی کی اس نے چوتھی دفعہ بھی غلطی کی ہو۔ لالہ جی اس کی کیا وجہ کہ جب کہ ویدوں کے الہام کے وقت بقول دیانندجی ہزاروں انسان ذخیرہ موجود تھے تو پرمیشور نے اگنی وایو وغیرہ چار ہی شخصوں کو کیوں ویدوں کا الہام دیا ہے۔ کیا اس کا جواب کسی وید منتر سے دے سکتے ہو۔ کیا ویدوں میں دکھلا سکتے ہو کہ اگنی وایو وغیرہ کون تھے۔ اُن کے باپ دادا کا کیا نام تھا۔ یا مثل دیانند جی گمنام برکت نیوگ ہی کا نشان تھے۔ اُن کا چال چلن کیسا تھا۔ انہوں نے ویدوں کی کس طرح پر اشاعت کی اور یہ کہ جب کہ کوئی زبان ویدوں سے پہلے موجود نہ تھی تو انسان وید نے اس کو کس طرح پر سمجھا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ آپ بلکہ آپ کے مسلمہ ایڈوکیٹ لیکھرام بلکہ آپ کے سوامی دیانند جی بھی (جو بوجہ نافرمانی اپنے والدین کے آجکل کسی گتی میں) کہ سے کی جون میں براج رہے ہیں۔ دیکھو سوانح عمری سوامی مرتبہ آریہ سقفول) اگر اپنی روح کا زور لگائیں اور سات جنم تک کوشش کریں تو ہمارے سوالات کا جواب نہیں دے سکتے۔ کون نہیں جانتا کہ اگنی آگ اور وایو ہوا کو کہتے ہیں اور آپ کے سوامی جی نے ویدوں میں یہ الفاظ دیکھکر اپنی جدت طبع سے انہیں کو ملہم وید قرار دیدیا۔ مگر ہاں ہماری لیاقت بقول سہ

عناصر بنا ڈسب الشعور کا نام ۔ یہ کچھ بن سکا استعارہ شیوگ

اور دانان آریہ سماجیوں نے نیوگ کے لالچ میں آکر جھٹ اسی کو آسمانی تعلیم کہدیا کیونکہ ان کو لیکھرامی و دیانندی تقلیدی بیماری نے ایسا دبا رکھا ہے کہ ان بیچاروں کو بجز تسلیم چارہ ہی نہیں بقول لیکھ سہ

کریں تو کیا کریں وہ دودلوں کے بس میں ہیں
ابھی تو نام خدا چودہویں برس میں ہیں

غرضکہ بہتر تھا کہ لالہ جی شرمان جی پہلے اپنے گھر کی ان باتوں پر غور کرتے

آتے پھر علماء اسلام سے مباحثہ کو للچاتے مگر نہیں ہمارے لالہ جی نی لو وہی شل ہے کہ آگے کیوں بڑھتے ہو کہا لڑینگے اور جب پوچھا پیچھے کیوں ہٹتے ہو کہا ..... ہے ورنہ اس کے کیا معنی کہ جب مولوی عبد المجید صاحب دہلوی و مولوی ابو رحمت حسن صاحب میرٹھی مباحثہ کا رقعہ لے کر گئے تو یہ شورا شوری کہ ”میں مولوی ثناء اللہ سے مباحثہ کرونگا آپ سے نہیں کرتا“ اور جب بوقت شام جلسہ عام انجمن اسلامیہ میں مولوی صاحب موصوف کا لیکچر ہوا تو لالہ جی ایسے غائب جیسے گدھے کے سر سے سینگ۔ معلوم نہیں لالہ جی دعوی کر کے کیوں قعر ذلت میں غائب ہو گئے۔ جب مولوی صاحب نے بلایا تو کیوں اپنے پیشوا کے ساتھ کانوں پر ہاتھ رکھکر سوم کی شراب پی کر سو گئے۔ لالہ جی شرمان جی اگر آپ مردان میدان شیران اسلام مولوی ابو رحمت حسن و مولوی عبد المجید صاحبان کی شمشیر مباحثہ کی تاب نہ لا سکے اور ان کے مقابلہ پر نہ آ سکے اور مولانا ابو الوفا ہی کا ہتھیار مباحثہ پسند آیا۔ انہیں کا مقابلہ بہایا تو پھر یہ آپ کی خوشی۔ شاید ان دونوں کے مناظرہ سے آپ ڈرتے ہونگے۔ وہ زیادہ سختی سے کرتے ہونگے۔ اور مولانا ابو الوفاء سے کچھ امید رعایت ہوگی۔ شاید ان کی سختی کی عادت ہوگی۔ لیکن یہ تو فرمائیے کہ آپ نے وقت کو کیوں ٹالدیا۔ خود سے بدنما بہانہ بیمار پر کیوں عمل کیا۔ جلسہ عام میں کیوں نہ آئے۔ ضمانت اور حفظ امن کا بہانہ کیوں لائے اور لالہ جی تم کہاں محمدی کے شیر دل بہادروں کی آواز سنتے ہی کیوں ہوش و حواس کھو بیٹھے۔ کیوں عقل و علم سے ہاتھ دھو بیٹھے کیوں اسلام کا آفتاب عالمتاب چمکتے ہی تم نے اپنا رخت اوبار بغل میں داب الو کے درخت پر اپنے تیرہ و تار گھونسلے کی راہ لی۔ اور کیوں بایں ریش و فش اور بایں دعوی ہمہ دانی مباحثہ سے گریز کی۔ اور پس اس کے معنی ہیں مناظرہ سے دم دبا کر بھاگ جانا اور نہ وجہ کو سمجھا بنا بریں ہم تمہید تھیسے خیال باطل و قیاس لاطائل کی کرتے ہیں۔ اور اصل واقعہ کو پبلک کے سامنے دہرتے ہیں۔ تیری غلط فہمی کو بتلاتے ہیں۔ تجھکو جھٹلاتے ہیں۔ یعنی تو جو یہ کہتا ہے کہ ہمارے دوست امرتسری گھٹنوں پر ہاتھ رکھکر کمر پکڑ کھڑے ہوئے اور بحالت اضطرابی بسم اللہ بھی بھول گئے اور بجائے اس کے فرمانے لگے کہ ہمارا دوست آگرہ سے آگیا ہے اور ہم کل ہی چلے جائیں گے بس اخبار میں لکھا جاویگا۔ کہ ثناء اللہ بھاگ گیا“ سراسر جھوٹ اور بالکل غلط ہے۔ کیونکہ نہ تجھکو دیکھکر مولانا ابو الوفاء گھٹنوں پر ہاتھ رکھ اور کمر پکڑ کھڑے ہوئے اور نہ بحالت اضطرابی بسم اللہ بھول گئے۔ کیونکہ اس دن بموجب پروگرام مولوی صاحب موصوف کا لیکچر نو بجے دن سے دس بجے دن تک تہا۔ اور چونکہ تجھکو خود اقرار ہے کہ تو دس بجے دن کے اوجھیانی پہونچا۔ لہٰذا وہ وقت ختم لیکچر مولانا صاحب کا تہا۔ جب کہ تو مع بخت ادبار کسی نیوگن کے عشق میں بیقرار۔ سر آلودہ بخاک گریباں چاک در انجمن اسلامیہ کے سامنے سے گذرا اور مولانا ابو الوفاء نے اونکھ اٹھا کر شریر تیری تصویر کو دیکھکر لاحول پڑہی۔ اور چونکہ مولانا موصوف ابھی اپنی تقریر ختم نہ کر چکے تھے بلکہ اسٹیج ہی پر کھڑے ہوئے تھے کہ آپ نے تیری صورت دیکھی اور اتنی تقریر اپنے لیکچر میں اور اضافہ کی کہ ہمارا دوست بازاری اخبار کا ایڈیٹر اب آگرہ سے آیا ہے اور افسوس کہ ہم کل چلے جائیں گے بس اخبار میں چھاپ دیا جائیگا کہ ثناء اللہ بھاگ گیا“ لہٰذا تیرا یہ کہنا کہ ہمارے دوست امرتسری گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کمر پکڑ کھڑے ہوئے اور بحالت اضطرابی بسم اللہ بھی بھول گئے۔ اور بجائے اس کے فرمانے لگے کہ ہمارا دوست آگرہ سے آگیا ہے اور ہم کل ہی چلے جائیں گے۔ بس اخبار میں لکھا جاویگا کہ ثناء اللہ بھاگ گیا“ غلط اور بالکل غلط اور ویدوں کی تعلیم کا ادنے نمونہ ہے۔

او کہیڑے لالہ جی۔ شرمان جی۔ سوامی جی۔ مہاشہ جی۔ ذرا تعصب کا چشمہ آنکھوں سے اتار ڈالو تو تم کو نظر آئیگا۔ کہ بھلا جب مولانا ابو الوفاء صاحب خود بیشتر سے کھڑے ہوئے لیکچر بیان کر رہے تھے تو پھر اس کے کیا معنی کہ جو تم نے کہا کہ ”وہ مجھے دیکھکر گھٹنوں پر ہاتھ رکھکر کمر پکڑ کھڑے ہوئے اور بحالت اضطرابی بسم اللہ بھی بھول گئے“۔ شاید تم کو خبر نہیں کہ بسم اللہ ابتدا کلام یا آغاز کلام میں بغرض برکت کہی جاتی ہے۔ کاش اور نہیں تو آج آریہ سماجی دوست بسم اللہ کے معنی ہی کسی مسلمان عالم سے دریافت کر لیتے تاکہ ان بوجھ بجھکڑ لالہ جی کو اثنا تقریر میں بسم اللہ کے نہ پڑھنے کا اعتراض کر کے آج یہ خفت نہ اٹھانا پڑتی۔ مگر وہ بیچارے بھی کیا کریں۔ نیوگ کی لالچ کی بیڑی ان کے پیروں میں ایسی پڑی ہوئی ہے کہ وہ دیانندی تقلید کی چار دیواری سے باہر قدم نکالنے نہیں دیتی۔ ان کے سروں پر دہول جاتی ہے مگر او سماجیو! یاد رکھو ؎

۱

بے بے غیرتی کا شہرہ نیوگ + جلا دیگا گھر بار سارا نیوگ

ڈبو دیگا اک دن ستارا نیوگ + دکھا دیگا آخر خسارا نیوگ

ذناں را نیوگ است جائے زنا + کہ بد ذات فعل زنا را نیوگ

اب ہم اپنے مضمون کو ختم کرتے ہیں اور مسافر کو اطلاع دیتے ہیں کہ عدم کا سفر ہر ایک شخص کو درپیش ہوتا ہے سب کو مل جاتا ہے تو شۂ اعمال لیجاؤ

ahmadimuslim.de

جو ۔ نیز مسافر کو چاہئے کہ طمع خوگ سے بقول الفقر و مید اپنی بہتر لشتوں کو ذکر کہہ میں باندھ لے کچھ نیک اعمال کما لے سہ

منہ چھپا کر تعلیں اپنا سر انصاف آگئے ۔ انکار ہی رہیگا میری جان کب تلک
اگر اب بھی کوئی مسافر نبی جھوٹی بات سے باز نہ آیا اور بے حیائی سے جوا
بیٹے کو مسر اٹھایا تو ہم بھی اسپ خامہ کی باگ لیں گے اور وہ دوبارہ شکن جواب
دینگے کہ لالہ جی کو چھٹی کا دودھ یاد آ جائیں اور پھر تا قیامت سر نہ اٹھائیں سہ

بیٹھے ہیں ہم بھی گوش بر آواز ہو تو وہ
آنا ہو جس کو آئے یہاں امتحان ہے

الراقم ایک ... مرید ابوالوفا

ایک دریافت

حضرات ۔ ایک رسالہ مسمی بہ تحقیق المسائل الاربعین فی تقلید المجتہدین دیکھا ہے جو مولوی فتح محمد خان صاحب مدرس مدرسہ مفتاح العلوم تحصیل ... ضلع بستی نے تالیف کیا ہے اور انہیں نے مجھے وہ بھیجا ہے ۔ اس کا دیباچہ دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ چند سوالات جو جناب مولوی محمد عبد الرحمن خان صاحب مدرس مدرسہ محمدی قصبہ ٹانڈہ کے جواب میں لکھا گیا ہے ۔ اس کے اخیر میں بالمقابل چالیس سوال بھی شائع ہوئے ہیں اور ایک رسالہ موسومہ فتح المنان بجواب تحریر جناب واجد علی شاہ صاحب ... دیہات کی تردید میں بھی اس کے آخر میں ملحق ہے میرے خیال میں حضرات موصوفین کی جانب سے ان رسائل کی کافی تردید ہو گئی ہوگی ۔ مجھے اس کی ضرورت ہے پتہ و قیمت وغیرہ سے کوئی صاحب اطلاع بخشیں اور اگر بالفرض کوئی جواب نہیں دیا گیا تو اس سے بھی اطلاع فرمایا جائے تاکہ اسکا جواب تحریر کیا جاوے ۔ نیز تحقیق فی التقلید کے متعلق کوئی بسیط کتاب مطلوب ہے اس کے خلاف میں ... ... وغیرہ بعض رسائل ملتے ہیں لیکن مثبتین کا کوئی حاوی رسالہ نہیں دیکھا جاتا ہے اس کی بڑی ضرورت ہے کوئی صاحب اطلاع بخشیں کیا اس بارے میں امام شوکانی یا علامہ محمد بن امیر یمانی کی کوئی تالیف دستیاب ہو سکتی ہے یا نہیں ۔

(راقم حکیم ابو داؤد عبد اللہ ۔ از بیر گھاٹ ... ۔ لاہور)

حدیث نبوی و تقلید شخصی { دونو مضمون پر بحث ۔ قیمت ۲؎

اہلحدیث کو مطالعہ کا فائدہ

پیارے ناظرین آپ ۱۴ ستمبر ۱۹۰۶ء کے اہلحدیث میں ایک مضمون بعنوان "حنفی ۔ مرزائی ۔ دیانندی ۔ وہابی" ملاحظہ فرما چکے ہیں ۔ جو کہ مخدومنا حضرت ابوالوفا ثناء اللہ (فاض اللہ علینا من فیوضہ) کی سابقہ معقول تقریروں اور مدلل تحریروں کی شکل دشمنان اہلحدیث کے سر پر رعد کی مانند گونج رہا ہے اور وہ کان لپیٹ کر خواب خرگوش سو رہے ہیں ۔ کیا مجال کوئی چوں تو کرے حضرت موصوف نے ثابت کر کے دکھا دیا ہے کہ ہمیں کوئی شخص ہرگز ہرگز محمد بن عبد الوہاب نجدی کے پیرو نہیں کہہ سکتا ۔ جس کی تسلیم سے کوئی اہل انصاف گریز نہیں کر سکتا ۔ جیسا کہ باقی فرقوں پر لفظ حنفی ۔ مرزائی ۔ دیانندی وغیرہ صادق آتا ہے ۔ یہ ہے اہلحدیث کے احسانات یا فوائد میں سے ایک سہ

ہر ورق ایک برگ گل ہے از چمن اہلحدیث
دل کی کلیاں کھل گئی ہیں اسکا عنوان دیکھکر

برادران اہلحدیث کو لازم ہے کہ کوشش کریں کہ اس اخبار مخزن الانوار کی اشاعت کو بڑھائیں اور اللہ تعالے سے دعا ہے کہ وہ دن بہت جلد آئے کہ یہ مبارک پرچہ تمام پکے مسلمانوں کے ہاتھ میں ہو جبکہ ان کے دلوں کو شرک و بدعت سے بیزار کر کے توحید و سنت نبوی کا عاشق بنائے (آمین یا رب العالمین) امید ہے کہ بہت سے مخلصین اس کار خیر سے حصہ لیں گے ۔ ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین ۔

جس مضمون کا اہلحدیث میں شائع ہوا ایک مہربان نے سنا تو مجھ سے کہنے لگے کہ تم تو محمد بن عبد الوہاب نجدی کی مریدی کا اقرار کرنے میں بلا پس و پیش کہا کرتے ہو اور اب ان کے پیرو کہلاتے ہو تو تمہیں برا لگتا ہے ورنہ دراصل وہی تمہارا مقتدا ہے ۔

خاکسار نے کہا کہ اس کے پیرو ہونے کی کوئی دلیل بھی فرماتے یا یونہی زبردستی کہہ جاؤ گے؟ کیا کوئی شخص بتلا سکتا ہے کہ ہم پر وہابی کا لفظ اطلاق ہو سکتا ہے جیسا کہ غیر ناجناب ایڈیٹر صاحب اہلحدیث نے حنفی ۔ مرزائی ۔ دیانندی کی بابت ان کے مسلمات سے ثابت کیا ہے ۔ کیا ہم نے کسی تنازع کا فیصلہ کرنے یا کسی مسئلہ کی تحقیق کرتے ہوئے کہا ہے کہ قال محمد بن عبد الوہاب بلکہ اس کے برعکس ہمارے تمام دینی و دنیوی امور کا دارومدار قال اللہ قال الرسول پر ہوتا ہے اور ہر وقت قال زید و عمر کی بجائے قال ... ۔

ج

حنہ نجار

الہامی کتاب ۔ وید اور قرآن شریف کے الہامی ہونے پر مسلمان اور آریہ علماء کا مباحثہ قیمت ۸؎

ahmadimuslim.de

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گیت گاتے رہتے ہیں اور پھر بھی تم ہمیں غیروں کی طرف منسوب کرتے ہوئے غضب اللہ ولعنۃ سے ذرا نہیں ڈرتے جو کہ کاذبین کیواسطے مقرر ہے۔

وہ صاحب جھگڑے بکھیڑے کی کوئی ضرورت ہی نہیں۔ بس ایک دفعہ جو کہدیا ہے کہ تم لوگوں کے طعن وتشنیع سے بچنے کے لئے اسکی مریدی و انکار کرتے ہو

خاکسار۔ جناب من آپنے میرے سوال کا جواب تو دیا نہیں اور پھر وہی فضول بکے ہی چلے جاتے ہو۔ انصاف سے کہو کہیں یہ بھی ہوسکتا ہے؟ کہ لوگوں کی ملامت کے خوف سے کوئی اپنے پیر و مرشد ہی سے انکار کر جائے۔ مثلاً اگر مرزائیوں کو کوئی اس وجہ سے برا کہے کہ تم مرزا قادیانی مفتری کے مرید و پیرو ہو تو کیا وہ مرزا صاحب کی مریدی سے انکار کر جائیں گے؟ نہیں ہرگز نہیں بلکہ وہ بڑے زور سے کہینگے کہ بیشک ان کے تابعداروں میں سے ہونا ہمارے لئے موجب فخر ہے اسی طرح اگر ہمیں بھی کوئی حبیب خدا محمد مصطفےٰ کی تابعداری کے سبب طعن کرے تو ہم رکتے نہیں جاتے وقس علی ہذا تمام فرقے۔

جبکہ ہم بقول آپ کے قرآن وحدیث پر عمل کرنے میں آپ جیسے ملامت کرنیوالوں سے نڈر ہوکر بحکم خداوندی فان تنازعتم فی شیء فردوہ الی اللہ والرسول سے اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن۔ پس حدیث مصطفےٰ بجان مسلم داشتن کا نعرہ بلند کرتے ہیں تو محمد بن عبدالوہاب کی مریدی کا اقرار کرنے سے کون ہماری روزی بند کر دیگا؟ جس کا ہمیں ڈر ہے۔ اصل میں بات یہ ہے کہ ہم حضور انور رسول اکرم کے سوا کسی کو بھی اپنا حقیقی مقتدا و امام نہیں مانتے کہ جس کی طرف ہمیں منسوب کیا جائے ؎

خدا اک رہنما بس ہے محمد مہرباں اپنا

اگر انصاف سے دیکھا جائے تو ہمارے بہت سے اہلحدیث بھائی یہ بھی نہیں جانتے کہ محمد بن عبدالوہاب کون تھا؟ کس جگہ پیدا ہوا؟ کہاں پرورش پائی؟ **ہاں** کتب تواریخ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ **وہ بھی تمہاری طرح مقلد تھا**۔ تو ہم اس کی طرف کس طرح منسوب ہوسکتے ہیں ؎

ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

وہ صاحب (اول) یہ کہاں لکھا ہے کہ محمد بن عبدالوہاب آئمہ مجتہدین میں سے کسی کا مقلد تھا؟ (دوم) محمد بن عبدالوہاب کی برائیاں محتاج بیان نہیں اور تم اس سے کسی طرح بھی جدا نہیں ہوسکتے۔ تمہارے اور اس کے عقائد ملتے جلتے ہیں۔ مثلاً اس کا عقیدہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم غیب نہیں جانتے اور تمہارا بھی اس پر ایمان ہے جس سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین ہوتی ہے اسی طرح پیروں فقیروں کی نذر و نیاز کی بابت

خاکسار (جواب اول) رسالہ **جواہر الایقان** کا مصنف باوجودیکہ اہلحدیث کو بات بات میں اتہامات لگانے کے علاوہ انہیں نجدی اور وہابی کا خطاب دے رہا ہے تاہم مانتا ہے کہ وہ حنبلی مذہب کا پیرو تھا۔ (دیکھو رسالہ مذکور صلا مطبوعہ افضل المطابع دہلی)

(دوم) اگر کوئی سچی بات کہے تو کیا ہم اس کی تصدیق کرنے سے اسی کے پیرو کہلائیں گے مثلاً اگر پنڈت دیانند نے کہیں لکھا ہو کہ شراب خوری اور قمار بازی حرام ہے اور تم نے اس کی تصدیق کر دی تو کیا تم **بھی دیانندی** ہوجاؤ گے؟ جیسا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شیطان نے آیت الکرسی کا پڑھنا سکھایا تھا اور آنحضور (فداہ روحی ابی وامی) نے اس کی تصدیق فرمائی تھی۔ تو اس سے کیا ہوا۔

صاحبو ہم جو اس قسم کے بیہودہ عقائد سے متنفر ہیں تو اس لئے کہ یہ سب کے سب بلا استثنا منجر الی الشرک ہیں ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ اگر کہیں سہواً بھی قرآن شریف کو پڑھکر اس کے مطالب و معانی پر غور کیا ہو تو اس قسم کے مشرکانہ عقائد سے اجتناب کر جاؤ۔ اور پھر توہین انبیاء کا الزام لگانا چانڈو خانے کی گپ سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔ لہٰذا اس کے جواب میں ہم صرف ... ہی پڑھ دینا کافی سمجھتے ہیں۔

خیر بجائے محمد بن عبدالوہاب سے تو یہ قصور ہوا کہ اس نے قرآن میں اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ لکھا دیکھکر اس گندے اور خبیث عقیدہ کی تردید کی لیکن سچ پوچھو تو **حضرت فقہائے حنفیہ** (رحمہم اللہ اجمعین) بھی اس جرم (مذمت شرک) سے بری نہیں ہوسکتے۔ انہوں نے بھی تو مذکورہ بالا اعتقاد رکھنے والے اشخاص کو لعین و مردود و فاسد العقیدہ خارج از اہلسنت بلکہ مخالف اسلام کہنے میں کوئی کسر باقی نہیں رکھی۔ وھو ہذا

حضرت ملا علی قاری حنفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ ثم اعلم ان الانبیاء لم یعلموا المغیبات من الاشیاء الا ما اعلمہم اللہ تعالیٰ احیاناً وذکر الحنفیۃ تصریحاً بالتکفیر باعتقاد ان النبی یعلم الغیب لمعارضۃ قولہ تعالیٰ قل لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا اللہ کذا فی المسایرۃ

ahmadimuslim.de

دیکھو شرح فقہ اکبر صفحہ مطبوعہ مطبع گلزار محمدی لاہور) یعنی تمام انبیاء ہرگز غیب کی باتیں نہیں جانتے مگر جس قدر اللہ تعالیٰ نے انہیں کبھی بتا دیے۔ جیسے کہ پیشینگوئی وغیرہ اور آنحضرت کی نسبت غیب دانی کا اعتقاد رکھنے والے شخص کے کفر کی بابت تمام حنفیہ نے بالتصریح ذکر کیا ہے کیونکہ آپ کی نسبت غیب دانی کا اعتقاد کرنا قول الٰہی قل لا یعلم من فی السمٰوٰت والارض الغیب الا اللہ کے الٹ ہے۔

فتاویٰ قاضیخان اور فتاویٰ بزازیہ و فتاویٰ تتمہ وغیرہ میں لکھا ہے کہ رجل تزوج بغیر شہود فقال الرجل والمرءۃ خدا و رسول را گواہ کردیم قالوا یکون کفرا لانہ اعتقدان رسول اللہ یعلم الغیب وھو ما کان یعلم الغیب حین کان فی الاحیاء فکیف بعد الموت۔

(قاضیخان جلد چہارم وغیرہ)

قاضی ثناء اللہ صاحب حنفی پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ "اگر کسے بدون شہود نکاح کرد و گفت کہ خدا و رسول را گواہ کردم یا فرشتہ را گواہ کردم کافر شود" اور اسی مقام کے حاشیہ پر اس کفر کا سبب تحریر فرماتے ہیں کہ "زیرا کہ ایں اعتقاد کرد کہ رسول خدا غیب میداند و پیغمبر خدا در حالت حیات غیب را نمیدانست۔ پس چگونہ بعد موت غیب میداند کذا فی قاضیخان۔" (دیکھو مالابد منہ صفحہ مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی)

اور نذر و نیاز کی بابت در المختار صفحہ مطبوعہ مطبع نولکشور لاہور میں صاف طور پر لکھا ہے کہ واعلم ان النذر الذی یقع للاموات یعنی جان لو کہ نذر جو عوام کی طرف سے مردوں کے لئے واقع ہوتی ہے اور جو کچھ لیا جاتا ہے پیسہ اور روپیہ اور تیل وغیرہ اولیا کرام کی قبروں پر تاکہ ان کا تقرب حاصل ہو۔ سو یہ سب بالاتفاق باطل اور حرام ہے۔ انتہیٰ۔

اس کی تشریح دیکھنی ہو تو غایۃ الاوطار صفحہ جلد اول مطبوعہ نولکشور لکھنؤ کو بھی ملاحظہ فرمائیے اور نیز ترجمہ شامی جلد ثانی صفحہ ۲۰ کو بھی ذرا دیکھ لیجئے مذکورہ بالا کتب کے علاوہ باقی تمام فقہ حنفیہ کی معتبر کتابوں میں یہی مضمون موجود ہے جس کا ذکر بخوف طوالت فی الحال ترک کیا جاتا ہے۔ انشاء اللہ پھر کسی موقع پر بیان کیا جائیگا۔ وما توفیقی الا باللہ

قرآن و حدیث کا نام سنتے ہی تو آگے ہی تمہارا دم نکلتا تھا لیکن افسوس کہ اب فقہ شریف سے بھی گئے گزرے ہے

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے ہوئے

اور خیالی نکتے چلانا تم لوگوں کا کام ہے کما قال اللہ تعالیٰ ومنہم امیون لا یعلمون الکتاب الا امانی وان ہم الا یظنون۔

در خانہ اگر کس است۔ یک حرف بس است

کافی اک اشارہ کر نامرداں خاص دناں واں
گدھیاں سمجھ نہ آوے ہرگز جو سو ڈنڈی لاواں

(راقم آثم - ایم اے - جی بی حیا گوٹی)

مسلمان جیلخانوں میں

بیلی نجات کی سرکاری رپورٹ بابت سال گذشتہ سے پایا جاتا ہے کہ بحساب اوسط ایکہزار قیدیوں میں ۴۲ و ۹۴ عیسائی ۱۷۱ و ۳۲ ہندو اور ۸ ۰ ۰ ۴۳۲ مسلمان تھے۔ گویا مسلمان مجرموں کی تعداد ہندوؤں سے تقریباً دوچند تھی۔ جبکہ مسلمانوں کی آبادی ہندوؤں سے تہائی یا چوتھائی ہے۔ تو ان میں مجرموں کا ان سے دوچند ہونا صرف یہی معنی رکھتا ہے کہ مسلمانوں میں جرم کرنے کی طاقت اور قابلیت ہندوؤں کی نسبت آٹھ گنی یا کم از کم چھ گنی ہے اور یہ اس قوم کے لئے کس قدر شرم و غیرت کی بات ہے جس کا مذہب سلامتی روی صلح کاری۔ اور پرہیزگاری وغیرہ محاسن زندگی کی تعلیم دیتا ہے اور کیا اس سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ ہندوستان کے اس زمانہ میں بحیثیت مجموعی اپنی عملی حالت سے اسلام کو بدنام کرنے والی قوم یہی ہیں۔ اگر ان کا دعوےٰ اسلام سچا ہے تو ان کا فرض ہے کہ اس داغ ندامت کو یک قلم اپنے چہرہ پر سے مٹانے کی کوشش کریں (مسافر دہلی ۵ دسمبر ۱۹۰۶ء)

ایڈیٹر کو یہ شکایت ہے کہ ان بدمعاش نام کے مسلمانوں کے ایسا کرنے سے اسلام پر کوئی دھبہ نہیں آسکتا مگر تاہم آگرہ کا بازاری اخبار اسی رپورٹ کی وجہ سے اسلام ہی کو نشانہ بناتا ہے

الٹی سمجھ بھجا ایسی کسی کو خدا نہ دے
دے آدمی کو موت پہ یہ بد ادا نہ دے

چونکہ مولوی صاحب جلسہ آرہ پر تشریف لیگئے ہیں اسلئے فتوے درج نہیں ہوسکے۔
(سب اڈیٹر)

قابل دید کتابیں
ترجمہ تفسیر کبیر جلد
یعنی تفسیر کبیر کی جلد ... ترجمہ جس میں سورۃ ... پارہ کی تفسیر کا ترجمہ
انوار قدسیہ
فی زمانہ ... صادق کا ملنا ... تزکیہ نفس اور صفائے ... اس کتاب کا مطالعہ ... کیونکہ یہ کتاب تصوف
کتاب الروح
روح کے متعلق مفصل
بدور السافرہ
یعنی ان آیات ... جنہیں مرنے کے بعد ... مصنفہ امام جلال ... صفحات ۳۰۰ قیمت
مباحثہ گوشہ
مسلمانوں اور آریہ
وید کی حقیقت
نیسر کشن ثبوت
دلائل ... کی
قیمت ۲ ... حصہ
محصول بذمہ
المشتہر عظیم ...
ایڈیٹر الحدیث

انتخاب الاخبار

منگلور میں ایک ہندو مع اپنی بی بی اور بچہ کے مولانا محمد عثمان کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوا۔

امیر صاحب کابل کی پیشوائی کے لئے بہت سی فوجیں اکٹھی کی گئی ہیں اور ہر جگہ ان کو ۳۱ توپوں کی سلامی دی جاویگی جو کہ بیان کیا جاتا ہے کہ کسی ایشیائی حکمران کیلئے سب سے بڑی عزت ہے۔

زمانہ قیام جلال آباد میں ہز مجسٹی امیر دربار بھی منعقد کرینگے۔

مسلمان تاجر کلکتہ اور لہاسہ کے درمیان تجارت میں ترقی کر رہے ہیں۔

ہز ہائینس نظام ایک مسلمان طالب علم کو انجنیری کی تعلیم کے لئے ولایت بھیجنے والے ہیں۔

مدراس میں جلالت مآب سلطان المعظم کے لئے جمعہ کے دن دعائے صحت مانگی گئی۔

کلکتہ کی حرفتی کانفرنس گورنمنٹ سے درخواست کریگی کہ سرکاری دفاتر میں سودیشی سامان استعمال کیا جایا کرے۔

مراکو کی حالت نازک ہے۔

محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کی اسٹینڈنگ کمیٹی نے آنریبل مولوی شرف الدین ہائی کورٹ کلکتہ کے جج صاحب کو آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کا پریزیڈنٹ منتخب کیا۔ مولوی صاحب ممدوح نے یہ اعزاز قبول کر لیا۔

گائکواڑ بڑودہ اپنی ریاست میں ایک قانون جاری کرینگے بچوں کی حقہ نوشی کی مخالفت کی تجویز کر رہے ہیں۔ اس قانون کی رو سے ۱۵ سال سے کم عمر والا کوئی بچہ حقہ یا چرٹ وغیرہ نہیں پی سکیگا۔

سیالکوٹ میں ہڑتال بدستور قائم ہے۔ باشندوں نے میونسپل حدود کے باہر ایک بازار قائم کرنے کی تجویز کی ہے کہ جہاں محصول چنگی دینا نہ پڑے اور پبلک کو بے آرامی بھی نہ ہو۔

ٹرانسوال اور اورنج کالونیوں کو برٹش گورنمنٹ نے حکومت خود اختیاری عطا کر دی۔

ترکی بحری فوج کے ۲۰۰ ملاحوں اور سپاہیوں نے اپنی میعاد ملازمت کے پورا ہو چکنے اور بقایا تنخواہ نہ ملنے پر بڑا فساد مچایا اور بحری افسروں پر پتھر برسائے۔ سلطان المعظم نے فی الحال شکر ان کو تنخواہ دلا دی۔ جس پر یہ فساد رفع ہوا۔

شاہ منیلک والی حبش نے اپنے ۱۵ سالہ نواسہ کو اپنا ولیعہد منتخب کیا اس انتخاب پر یوروپین سفارت اطمینان ظاہر کر رہی ہے۔

رود بار انگلستان کے نیچے ایک سرنگ بنا کر فرانس اور انگلستان کے بیچ میں خشکی کی راہ قائم کرنے کی تجویز ہو رہی ہے۔ اس سرنگ پر اندازاً ایک کروڑ ۶۰ لاکھ پونڈ خرچ آئیگا۔

ہز مجسٹی امیر صاحب ۹ دسمبر کو جلال آباد پہنچ گئے ہیں۔

دہلی میں ہز مجسٹی امیر کی سیاحت کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ ہز مجسٹی اور بڑے بڑے سردار گورنمنٹ ہاؤس کے پیچھے مقیم ہونگے۔ پولیٹکل افسروں کے لئے ۳۳ خیمے نصب کئے جاوینگے۔

حکم ہوا ہے کہ جلال آباد کو ہز مجسٹی امیر کے استعمال کے لئے ۲۱ ہزار نئے سکے بھیجے جائیں۔

ہفتہ مختتمہ ۸ دسمبر کے اندر پنجاب میں طاعون سے حسب ذیل موتیں ہوئیں۔ رہتک ۱۵۔ کرنال ۳۸۔ انبالہ ۲۰۔ جالندھر ۵۹۔ لدھیانہ ۳۳۱۔ فیروزپور ۱۰۴۔ منٹگمری ۷۔ لاہور ۹۸۔ امرتسر ۴۸۔ گورداسپور ۲۱۳۔ سیالکوٹ ۱۱۴۔ گوجرانوالہ ۶۴۔ گجرات ۱۵۔ راولپنڈی ۹۱۔ لائلپور ۱۔ ریاست پٹیالہ ۳۳۳۔ کپورتھلہ ۲۳۔ ریاست جیند ۱۶۔

ماہ نومبر میں رنگون میں ۱۵۹ ہزار روپے مارے گئے۔ اور اسکا مدفونہ ۱۲ ہزار روپیہ ادا کئے گئے۔

ہز آنر لفٹیننٹ گورنر بنگال کی اسپیشل ٹرین سیاحت کے زمانہ میں ہز مجسٹی امیر کے ذاتی استعمال میں رہیگی۔

بھرتپور کی جھیل میں قازوں کا شکار امیر صاحب نہ کھیل سکیں گے۔ کیونکہ جھیل نہایت سرعت کے ساتھ خشک ہو رہی ہے اور غالباً وسط جنوری تک اس میں کچھ پانی باقی نہیں رہیگا۔

کراچی میں دو نیلاموں کے ذریعے سے مصری پنبہ ۱۸۵۴ من سے زیادہ فروخت ہو گئی۔

نیشنل محمڈن ایسوسی ایشن بنگال کے پریسیڈنٹ مولوی عبدالجبار صاحب سی آئی ای ہو گئے۔

آرہ کا جلسہ بخیر و خوبی تمام ہوا۔ اہلحدیث کانفرنس قائم ہو گئی۔ مفصل آئندہ

ahmadimuslim.de

تیر بہدف ادویات

برقی سٹ

اس بکس میں تین شیشیاں ہیں۔ ایک شیشی برقی روغن کی ہے جسکے استعمال سے صرف بارہ گھنٹے کے اندر نامرد کی سست رگوں کا پانی خارج ہو جاتا ہے اور ایک شیشی روغن طلا کی ہے جسکی مالش سے عضو مخصوص میں سطبری پیدا ہو جاتی ہے اور ایک شیشی گولڈن پلز کی ہے جس سے اندرونی کمزوری کا ازالہ ہو کر [illegible] علاج ہے۔ قیمت [illegible] محصولڈاک ہے

گولڈن پلز

یہ گولیاں اعلیٰ درجہ کی مقوی و مبہی ہیں جو فولاد، چاندی اور سونا وغیرہ جیسے مقوی و خون افزا اجزا سے بڑی محنت کے ساتھ تیار کیجاتی ہیں۔ جو صاحب جریان جیسے منحوس مرض میں مبتلا ہو کر یا کسی اور وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں یا کوئی باہ کے شاکی ہوں وہ ان گولیوں کو ضرور استعمال کریں۔ قیمت [illegible] علاوہ محصولڈاک

مومیائی

ابتدائی سل و دق ۔ ورم ۔ ہر قسم کی دماغی اور بدنی کمزوری ۔ درد کمر وغیرہ کے دفعیہ کے لئے اکسیر اعظم ہے۔ چوٹ لگنے پر دو چار رتی کھا لینے سے درد کا فور ہو جاتا ہے اور مباشرت کے بعد ۲ رتی کھا لینے سے پہلی طاقت بحال ہو جاتی ہے۔ اعلیٰ درجہ کی مبہی و مولد خون ہے۔ بچے، بوڑھے، جوان سب کو یکساں مفید ہے۔ قیمت [illegible] فی [illegible] علاوہ محصولڈاک

معجون مقوی دماغ

جن لوگوں کو ہر وقت دماغی کام کرنا پڑتا ہو اور دماغ کمزور ہو۔ نزلہ اور زکام وغیرہ سے تنگ آ گئے ہوں۔ ضعف بصر کی شکایت ہو۔ اس معجون کو استعمال کریں۔ انشاء اللہ تمام شکایات رفع ہو جائینگی۔ قیمت فی ڈبیہ [illegible] علاوہ محصولڈاک

ممسک جریان

اس کے استعمال سے جریان بند۔ منی پرہیزی اور گاڑھی ہو جاتی ہے۔ قیمت فی شیشی [illegible]

علاوہ ازیں ہر قسم کی مرض کی دوا واسطے مرض کی پوری کیفیت بتلانے [illegible]

المشتہر [illegible]

پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

مفصل ذیل مال

ہمارے کارخانہ سے نہایت عمدہ و ارزاں ملسکتا ہے۔ فرمایش آتے ہی فوراً تعمیل کی جاتی ہے اور مال وقت پر بھیجا جاتا ہے۔

مختصر فہرست مال متفرق

وردی سادہ [illegible] سے [illegible] تک فی وردی	کلاہ سادہ ۶ر سے ۸ر تک فی کلاہ
[illegible]	" زری [illegible]
[illegible]	[illegible]
ازاربند سوتی ۱ر ۲ر	کمبل دیسی سے [illegible]
" ریشمی ۱۲ر [illegible]	" فوجی [illegible]
نشان گبرون [illegible]	لوئی سفید [illegible]
جوتا ساخت [illegible]	" رنگین طول [illegible] عرض [illegible]
" زرین ہوشیاپوری [illegible]	پٹی دیسی اونی ۱۲ر ۱۳ر فی جوڑہ
جرابیں دستانہ اونی [illegible]	پٹی پشمینہ [illegible] فی گز
" " سوتی [illegible] فیتہ جن	بجھانہ [illegible]
قیمتی زرین خاکی رنگ [illegible] گز	چادر پشمینہ [illegible]
مادہ لٹھی اودہ سے [illegible]	بنیان و پاجامہ اونی [illegible]
" خاکی [illegible]	" " سوتی [illegible]
رنگین اونی طول [illegible] عرض [illegible]	پچپتی سوتی [illegible]
وردی برائے پلنگ [illegible]	دیگر فرشی فرمایش آنے پر تیار ہو سکتی ہے

باقی مال مفصل فہرست منگوا کر ملاحظہ فرمایئے

علاوہ ازیں ہر قسم کا مال فوجی لنگیاں۔ کمربند۔ سیٹل۔ زین۔ بٹن۔ جھالر۔ سوتی و زرین ہر قسم اعلیٰ مشہور ہے۔ ودیگر وغیرہ بہ نسبت دیگر سوداگروں کے ہمارے ہاں سے ارزاں ملیگا۔ ایک بار بطور آزمایش کے تھوڑا سا منگوا کر ملاحظہ فرما دیں۔ پھر خود بخود کارخانہ کی سچائی اور مال کی عمدگی معلوم ہو جائیگی۔

المشتہر

شیخ غوث محمد اینڈ کمپنی سول و ملٹری کنٹریکٹرز لودہانہ

[illegible]